کیا درود شریف صرف

ابراہیمی

ہے

منجانب : حافظ محمد عابد زاہدی
فاروق کالونی سرگودھا

ہدیہ برائے ایصالِ ثواب :
عزیز محمد آفتاب عابد شہید
جو ایک فوجی جنرل کی تیز رفتاری کا شکار ہو گیا۔
تاریخ شہادت : ۲۰، ربیع الاول ۱۴۱۳ ہجری ۱۹ ستمبر ۱۹۹۲ء

S-1
225
1501

منجانب :
شعبہ نشر واشاعت مجلس الدعوۃ الاسلامیہ بھابڑہ شریف
تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

کیا درود شریف صرف

ابراہیمی ہے

منجانب : حافظ محمد عابد زاہدی
فاروق کالونی سرگودھا

ہدیہ برائے ایصالِ ثواب :
عزیز محمد آفتاب عابد شہید
جو ایک فوجی جنرل کی تیز رفتاری کا شکار ہو گیا۔
تاریخ شہادت : ۲۰ ، ربیع الاول ۱۴۱۳ ہجری ۱۹ ستمبر ۱۹۹۲ء

منجانب :
شعبہ نشر و اشاعت مجلس الدعوۃ الاسلامیہ بھابڑہ شریف
تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

مینارۂ نور

سرگودھا اور گجرات کے دُور افتادہ اور جہالت زدہ سنگھم پر ساڑھے گیارہ کنال اراضی پر محیط عظیم عمارت، جو کہ عالیشان مسجد، لائبریری، دارالافتاء، ۲۰ کمرے رہائشی، ۵ تدریسی ہالز، دو سبزہ زار، ایک وسیع کھیل کا میدان پر مشتمل ضیاء العلوم جامع شمسیہ رضویہ (بھابڑہ) حفظ و ناظرہ، تجوید و قرأت، درسِ نظامی۔ السنۃ شرقیہ (ادیب/عالم فاضل عربی و فارسی وغیرہ) کے ساتھ ساتھ ضروری دنیاوی تعلیم کے شعبہ جات میں قریباً ساڑھے چھ صد طلبہ و طالبات (مقامی و غیر مقامی مع برانچز) کو ۲۲ معلمین و معلمات کی نگرانی میں زیورِ تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کر رہا ہے۔ جس کے سالانہ تعلیمی، رہائشی، انتظامی و دیگر اخراجات تین لاکھ روپے سے متجاوز ہیں۔

جامعہ کے زیرِ تکمیل منصوبہ جات اور روزمرہ ضروریات کو پورا کرنے کیلئے صاحب استطاعت احباب کے تعاون کی ضرورت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا درُود شریف صرف ابراہیمی ہے

موجودہ پُر فتن دور میں جس طرح کئی دیگر ایسے مسائل میں اختلاف کیا جا رہا ہے اور ان کو ناجائز اور حرام کہا جا رہا ہے جن پر آج تک پوری اُمّت مسلمہ کا اتفاق رہا ہے بلکہ قرآن و احادیث سے واضح طور پر ثابت ہیں مثلاً حیاتِ انبیاء علیہ السلام وغیرہ۔

اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاءِ کرام پر درُود سلام مختلف الفاظ مختلف صیغوں " اللّٰھُمَّ " یا لفظ " یا " سے پیش کرنا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات سے لے کر آج تک کسی نے منع نہیں کیا اور نہ ہی کسی کو کسی لفظ کے جواز میں تنگ ہوا، مگر شومئی قسمت کہ موجودہ دور میں قرآن، احادیث اور اکابرین اُمّت کے فرمودات بلکہ اپنے اکابرین کے اقوال سے بھی نظر بند کر کے صرف منع ہی نہیں کیا جا رہا بلکہ اکثر الفاظ کے ساتھ پڑھنے کو شرک تک کہا جا رہا ہے، اقبال نے شاید اسی پر آنسو بہاتے ہوئے فرمایا ؎

کسے خبر کہ سفینے ڈبو چکی کتنے ۞ فقیہہ و صوفی و شاعر کی ناخوش اندیشی

بہر حال ہم اہلِ سنت والجماعت کا نظریہ یہ ہے کہ درُود شریف کے لئے کوئی لفظ کوئی زبان، کوئی صیغہ اور کوئی فقرہ مقرر نہیں، بلکہ جس زبان میں اور جس لفظ سے کوئی چاہے اپنے آقا کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کر سکتا ہے البتہ اس میں صلوٰۃ، سلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اور آپ کی آلِ اطہار کا ذکر ضروری ہے ان میں سے کسی ایک جز کو بھی کم کرے گا تو درُود شریف مکمل نہیں ہوگا بلکہ مکروہ یا کم از کم خلاف اولیٰ ضرور ہو گا۔ مزید بہتر ہے کہ دیگر انبیاء کرام علیہ السلام اور ان کی آل و اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر بھی آ جائے۔

آئیے! پہلے سب سے پختہ اور اعلیٰ دلیل یعنی قرآن مجید کی طرف رجوع کریں،

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ٥

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صلوٰۃ بھیجتے ہیں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر، اے ایماندارو تم بھی ان پر صلوٰۃ یعنی درود اور خوب سلام پیش کرو۔ قرآن پاک کی اس آیت کریمہ سے اس بحث سے متعلقہ دو مسائل ثابت ہوئے،

مسئلہ ۱: کہ اس آیت مقدس میں دو چیزوں کا حکم ہے،

۱۔ صلوٰۃ ۲۔ سلام

اب اگر کوئی صاحب صرف ایک پر عمل کرے گا تو ظاہر ہے کہ بعض حکم پر عمل ہوگا نہ کہ کل پر اور بعض حکم پر عمل کرنے اور بعض پر عمل نہ کرنے کے متعلق قرآن کہتا ہے

" اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ط

اے یہودیو کیا تم بعض کتاب پر ایمان لاتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو (یعنی ہرگز ایسا نہ کرو) اطمینان قلب کے لئے چند ایک حوالہ جات عرض کئے دیتا ہوں

۱. تفسیر صاوی جلد ۳ صہ ۲۲۹ اسی آیت مقدسہ کی تفسیر میں فرمایا " اے اَجْمَعُوْا بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ، یعنی صلوٰۃ وسلام دونوں کو جمع کرو

۲. فتاویٰ حدیثیہ ابن حجر مکّی رحمتہ اللہ علیہ صہ ۱۴ پر ابن حجر مکّی رحمتہ اللہ علیہ نے ابن ہمام رحمتہ اللہ علیہ سے نقل فرما کر تصدیق بھی کی کہ آقاء دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلوٰۃ کی جامع ترین صورت وکیفیت یہ ہے فرمایا،

" اَجْمَعُ کَیْفِیَّاتِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ اَبَدًا اَفْضَلَ صَلَوٰتِکَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ تَسْلِیْمًا وَزِدْہُ تَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَاَنْزِلْہُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (انتہیٰ) کیونکہ اس میں صلوٰۃ وسلام، آپ کی آل پاک کا ذکر لفظ سیّد لفظ عبد وغیرہ تمام کا ذکر ہے

جو کہ تمام درود میں متفرق طور پر ذکر کئے گئے ہیں ،

۳۔ نشر الطیب صـــ ۱۸۰ مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی ، اگر درود شریف کے کسی صیغہ میں صلوٰۃ سلام دونوں جمع ہوں تو اس کے ایک بار پڑھنے سے (۲۰) بیس عنایتیں حق تعالیٰ کی ہوتی ہیں مثلاً اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ

۴۔ راحت القلوب ترجمہ جذب القلوب الیٰ دیارِ المحبوب صـــ ۲۸۱ پر حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا " جو درود شریف سلام کے ذکر سے خالی ہو اس میں یہ کلمہ ملائے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اس لئے کہ صلوٰۃ کا ذکر بغیر سلام کے اکثر علماء کے نزدیک مکروہ ہے ، یہ مسئلہ ماخوذ ہے اللہ کے فرمان یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا سے ۔ اگرچہ بعض علماء کو اس کی کراہت میں کلام ہے لیکن خلافِ اولیٰ ہونا متفق علیہ ہے ،

اگر کوئی صاحب سوال کرے کہ جناب بخاری جلد ۲ صـــ ۱۷۵ اور مشکوٰۃ صـــ ۸۶ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے سوال کے جواب میں جو الفاظ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائے ان میں تو سلام کا کہیں ذکر نہیں تو اس کا جواب شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے ہی سماعت فرمائیں ، فرماتے ہیں ،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا تذکرہ جو بعض درودوں میں سلام کے ساتھ نہیں فرمایا ہے وہ اس لئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کے جاننے والے تھے جیسا کہ حدیث شریف (یعنی بعینہ سائل کی حدیث ، جس کے پورے الفاظ آگے آئیں گے) میں آیا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کی ایک جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو سیکھ لیا اس سے مراد وہ سلام ہے جو تشہد میں پڑھتے ہیں ، اب آپ پر صلوٰۃ کس طرح بھیجیں آپ نے فرمایا " اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ آخر تک

(راحت القلوب ترجمہ جذب القلوب صـ ۲۸۱)

آخر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اپنے ارشاد مبارک سے دلیل لاتا ہوں،

؎ شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

کتاب الصلوٰۃ والسلام ترجمہ جلاء الافہام مصنفہ ابنِ قیمؒ جوزی رحمتہ اللہ صـ ۱۷۱

یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ ابن قیم ایک مشہور محدّث سخت قسم کے جرح قدح کرنے والے بلکہ حد سے بڑھ جانے والے ہیں ملاحظہ ہو مدارج جلد اوّل صـ ۲۷۹، فرمایا ابن جوزی مفرط است در حکم وضع بر احادیث باوجود اس کے وہ درج ذیل حدیث شریف ذکر فرماتے ہیں اور اس پر کوئی اعتراض نہیں فرماتے۔

فرماتے ہیں امام شافعی رحمتہ اللہ نے حدیث حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہو " اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ثُمَّ تُسَلِّمُوْنَ عَلَیَّ "

اور مشہور قاعدہ ہے کہ جب ایک متن میں ایک قید نہیں اور دوسری میں ہے بشرطیکہ راوی ثقہ ہو تو اس پہلی میں بھی قید معتبر ہو گی، دیکھیں کتب اصول حدیث مثلاً شرح نخبتہ الفکر ...... وغیرہ اور کتب اصول فقہ،

مسئلہ ۲ جو اس آیت مقدسہ سے واضح ہوا وہ یہ ہے کہ قرآن پاک کے لحاظ سے صلوٰۃ وسلام کا کوئی لفظ یا صیغہ خاص نہیں، اگر کسی صاحب کے نزدیک ازروئے قرآن پاک کوئی لفظ خاص ہے تو ذرا کمر ہمت باندھے اور ثابت کرے کہ آیت کے اس حصّہ سے فلاں صیغہ کی تخصیص ثابت ہے، بالخصوص وہ حضرات جو محض زبانی قرآن اور صرف قرآن کی رٹ لگاتے ہیں لَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا یعنی کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہونگے، بلکہ آئیے ہم ثابت کرتے ہیں کہ قرآنِ پاک کی اس آیت سے ہر لفظ کی اجازت ثابت ہے

دیکھیے اصُولِ فقہ کی سب سے ابتدائی کتاب اصُولِ شاشی صفحہ ۵۰ مکتبہ محمد سعید

کراچی اور دوسرے منبر پر پڑھائی جانے والی مشہور زمانہ کتاب نور الانوار صہ ۸۳ پر لکھا کہ جس آیت میں کوئی قید نہیں وہ اپنے اطلاق پر جاری رہے گی، شاشی کے الفاظ یہ ہیں۔ بَلِ الْمُطْلَقُ يَجْرِي عَلٰى إِطْلَاقِهٖ اور نور الانوار کے الفاظ یہ ہیں اِنَّ الْمُطْلَقَ يَجْرِي عَلٰى إِطْلَاقِهٖ بیشک مطلق اپنے اطلاق پر جاری رہے گا، اس پر کسی لفظ یا وقت یا جگہ کی قید لگانا جائز نہیں،

دیکھیں ھدایہ جلد نمبر ۱ صہ ۸ اصول شاشی صہ ۲۱ اصول شاشی کی عبارت مندرجہ ذیل ہے،

اِذَا اَمْكَنَ الْعَمَلُ بِاِطْلَاقِهٖ فَالزِّيَادَةُ عَلَيْهِ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ وَالْقِيَاسِ لَا يَجُوْزُ، قرآن پاک کے مطلق حکم پر جب عمل ممکن ہو تو خبر واحد یا قیاس سے زیادتی جائز نہیں، کیونکہ زیادتی نسخ ہے حسامی صہ ۷۲ اور صہ ۸۹ اور نسخ خبر واحد اور قیاس سے جائز نہیں جیسا کہ ابھی گزرا،

سوال: قرآن پاک میں اگر چہ نہ ہی سہی مگر حدیث بخاری جلد ۲ صہ ۲۰۸، مسلم جلد نمبر ۱، صہ ۱۷۵ مشکوٰۃ صہ ۸۶ و دیگر کتب حدیث میں موجود ہے، بخاری کے الفاظ یہ ہیں کہ صحابہ کبار رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ (ترجمہ) سلام تو ہم نے پہچان لیا لیکن یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ کیسے پیش کریں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ،

تو ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الفاظ بھی خاص کر دیئے ہیں اور اس میں بھی سلام نہیں تو آپ کی دونوں باتیں غلط ہو گئیں،

(نوٹ) لفظ سلام کی تحقیق اور اس کے نہ ہونے کی پہلے راحت القلوب کے حوالے سے گزر چکی، مزید آگے آئے گی، ابھی الفاظ کے خاص ہونے

کی بحث کی جاتی ہے۔

جواب نمبر ۱ حضور سوال تو یہ تھا کہ قرآن سے خاص لفظ دکھاؤ۔ مگر جناب آ گئے۔ حدیث کی طرف تو ثابت ہو گیا کہ قرآن کے لحاظ سے کوئی لفظ خاص نہیں۔

جواب نمبر ۲ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف یہی الفاظ نہیں فرمائے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صرف یہی الفاظ ہمیشہ پڑھے بلکہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے بھی خود کئی الفاظ ارشاد فرمائے۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی کئی اور پڑھے۔ بلکہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو ہمیشہ اور درود پڑھتے تھے۔ حالانکہ اگر یہی الفاظ خاص ہوتے تو اور کوئی لفظ نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ پڑھتے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں تین مختلف الفاظ سے درود، بخاری شریف میں دو۔ ابوداؤد میں چھ۔ مستدرک میں ۲۔ بیہقی میں تین چار نشر الطیب میں ۲۵۔ جذب القلوب میں ۱۳ صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ورنہ اکابرین سے اور بھی ہیں۔ اور شفاء السقام میں ۴۷ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور سات مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور چار حسن بصری رحمۃ اللہ سے یعنی کل ۵۸ درود پاک ذکر فرمائے۔ بعض میں نہ تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ہے اور نہ ہی آپ کی آل کا۔

مثلاً حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِکَ وَبَرَکَاتِکَ وَرَحْمَتَکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ شفاء السقام ۲۴۸ اور بعض میں اَللّٰھُمَّ کا لفظ بھی نہیں جیسے وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ نشر الطیب صـ ۲۰۲۔ تبلیغی نصاب صـ ۷۴۵۔

تو معلوم ہوا کہ درود شریف کا کوئی لفظ معیّن نہیں۔ مزید تسلی کے لئے سماعت فرمائیں تفسیر صاوی جلد ۳ صـ ۲۳۹ پر فرمایا۔ وَصِیَغُ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَثِیْرَۃٌ لَا تُحْصٰی۔ کہ آپ پر درود کے الفاظ بہت ہیں۔ بلکہ غیر محدود و غیر محصور ہیں آگے فرمایا۔ وَمَنْ تَمَسَّکَ بِاَیِّ صِیْغَۃٍ مِنْھَا حَصَلَ لَہُ الْخَیْرُ الْعَظِیْمُ ہ۔

اور جس صیغہ سے بھی جو تمسک کرے ۔ یعنی پڑھے تو اس کو خیر عظیم حاصل ہوگی تبلیغی نصاب صـ۱۴۱ پر لکھا ہے کہ کوئی خاص لفظ واجب نہیں۔

سوال ۲ ۔ مانا کہ تمام درود ثابت اور جائز سہی مگر سب سے افضل تو یہی ہے نا۔

جواب ۔ اوّل تو اس میں بھی اختلاف ہے کہ کون سا درود افضل ہے دیکھیں راحت القلوب صـ ۲۸۲ ۔ فرمایا اس میں دس قول ہیں

قول اوّل : بہترین درود وہ ہے جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں ۔

قول ثانی : اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ کُلَّمَا سَھٰی عَنْہُ الْغَافِلُوْنَ ۔

قول ثالث : اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ

قول رابع : اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ

قول خامس : اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ افضل صَلٰوتِکَ عَدَدَ معلوماتِکَ

قول سادس : اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی کُلِّ نَبِیٍّ وَّ مَلَکٍ وَّ وَلِیٍّ عَدَدَ کَلِمَاتِکَ التَّامَّاتِ الْمُبَارَکَاتِ ۝

قول سابع : اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّاتِہٖ عَدَدَ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ ۔

قول ثامن : اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ

قول تاسع : اَللّٰھُمَّ بَارِکْ مُحَمَّداً وَّ آلَ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ....

قول عاشر : اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ثانیاً بر سبیل تسلیم ؛ درود ابراہیمی کے پڑھنے کا حکم اور افضلیت صرف نماز میں ہے ۔ اگر نماز سے باہر پڑھیں تو اس کے ساتھ لفظ سلام ملانا ہوگا تاکہ

قرآنِ پاک کے دونوں حکموں پر عمل ہو۔

آیئے پہلے احادیثِ پاک کی روشنی میں یہ دیکھیں کہ کیا واقعی حضورِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ بیان صرف نماز میں ہے۔ تو دیکھیں حدیث ۱۔ تبلیغی نصاب ص۱۳ بحوالہ مسند احمد اور جلاء الافہام مصنفہ (ابن قیم جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ الصلوٰۃ والسلام ص۹ باب اوّل) فرمایا امام احمد نے) بشیر بن سعد کے سوال میں جو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا۔ یہ الفاظ زیادہ روایت کئے ہیں۔ جب ہم نماز کے اندر درود پڑھا کریں۔ نیز ص۱۰ پر بھی اسی بات کا ذکر فرمایا تو معلوم ہوا کہ جب سوال اندر کا ہے تو جواب بھی اندر ہی پڑھنے کا ہے۔

حدیث ۲: اسی کتاب کے ص۲۵، ۲۲۰ پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت مستدرک حاکم کے حوالہ کے ساتھ ذکر کی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا

اذا تَشَہَّدَ احدکم فی الصَّلوٰۃِ فَلْیَقُل اللّٰھم صل علی محمد

آخر تک .... ترجمہ: کہ جب تم میں کوئی نماز میں تشہد۔ یعنی کہ التحیات پڑھ چکے تو پڑھے **اللّٰھم صل علیٰ مُحَمَّد** ....

آخر تک: اور ابن جوزی نے فرمایا۔ کہ اس حدیث کو امام بیہقیؒ نے بھی ذکر فرمایا ہے۔ مستدرک حاکم جلد ۱، ص۲۶۹ باب **صیغ الصلوٰۃ بعد التشہد** اس پر تلخیص المستدرک ص۲۶۹ جلد ۱۔

نیز راوی یحییٰ ابن سباق پر اعتراض کر کے خود ہی فرمایا۔ کہ ابنِ حبان نے یحییٰ بن سباق کا ذکر کتاب الثقات میں کیا۔ بلکہ ص۲۱۱ پر فرمایا۔ اس لفظ کی حفاظ کی ایک جماعت نے تصحیح کی ہے۔ ابنِ خزیمہ، ابنِ حبان، حاکم، دارقطنی بیہقی ان میں سے ہیں۔ اور ص۲۰۴ پر فرمایا۔ یہ الفاظ ابنِ مسعود رضی اللہ کے ہیں (انتہیٰ کلام) بہرحال اگر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ کے ہوں تو بھی مرفوع حکماً ہوں گے یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنے ہوں گے۔ ورنہ صحابی کیسے زیادتی کر سکتا ہے۔

حدیث ۳: اسی کتاب کے صفحہ ۲۰۲ پر محمد بن ابراہیم تیمی کے الفاظ اس طرح ذکر کیئے۔ کیف نصلی علیك اذا جلسنا فی صلاتنا۔ یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جب ہم نماز میں بیٹھیں تو کیسے درود پڑھیں اس پر ابن قیم نے نے بالکل قطعاً کوئی جرح قدح نہیں فرمائی۔ بلکہ اسی صفحہ پر اپنا فیصلہ تحریر فرما کر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔

ابنِ قیم جوزی کا فیصلہ: یہ ظاہر ہے کہ سوال میں جس سلام کا ذکر ہے وہ نماز میں السلام علیك ایها النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا پڑھنا ہے۔ پس ضرور ہوا کہ درود بھی جس کا سوال میں سلام کے ساتھ ہی ذکر ہے نماز میں ہی ہو۔ نیز اسی کتاب کے صـ ۲۱۰ پر ابن قیمؒ نے لکھا اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ سلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو سکھایا تھا وہ نماز میں ہے یعنی سلام تشہد پس ہر دو امر، ہر دو تعلیم اور ہر دو محل کا مخرج ایک ہے۔ جو واضح کرتا ہے کہ تشہد کی تعلیم بطور امر مراد ہے اور سلام کا ذکر اسی میں ہے۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے درود کا سوال کیا تو وہ بھی سکھایا۔ اور اسے تسلیم کے ساتھ مشابہ کیا۔ یہ دلالت کرتا ہے کہ جس صلوٰۃ وتسلیم کا ذکر حدیث میں ہے یہ دونوں وہی ہیں جو نماز میں ہیں۔ بیشک یہ واضح کرتا ہے کہ اگر یہ صلوٰۃ وتسلیم نماز سے خارج ہوتے اور نماز کے اندر مراد نہ ہوتے تب ضرور ہر اک شخص خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے وقت السلام علیك ایها النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا کرتا۔ حالانکہ بخوبی معلوم ہے کہ سلام کرنے میں صحابہ رضی اللہ کو اس کیفیت کی پابندی نہ تھی۔ (انتہی کلام)

حدیث ۴: مستدرک حاکم جلد ۱ صـ ۲۶۸ تلخیص المستدرک صـ ۲۶۸

ابومسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ نے فرمایا۔ اقبل رجل حتی جلس بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن عندہ فقال اما السلام علیك فقد عرفناہ فکیف

نُصَلِّیْ عَلَیْكَ اذا نحن صَلَّیْنَا عَلَیْكَ فِیْ صَلٰوتِنَا ۔

ترجمہ: ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ نے فرمایا کہ ایک آدمی آیا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔ اور ہم بھی آپ کے پاس تھے۔ پس اس نے عرض کیا۔ لیکن آپ پر سلام عرض کرنا۔ تو ہم پہچان چکے۔ پس جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلوٰۃ پڑھیں تو کیسے پڑھیں؟ تو دیکھیں صحابی رضی اللہ نے سوال ہی نماز کے اندر پڑھنے کا کیا نہ کہ عام۔

حدیث کی تحقیق: امام حاکم فرماتے ہیں ھٰذا حدیثٌ صحیحٌ علیٰ شرطِ مسلم

ترجمہ: یہ حدیث صحیح ہے اور شرط مسلم پر ہے۔ ایسے ہی امام ذھبی رح نے تلخیص میں فرمایا۔

اس حدیث پر امام حاکم کا اپنا فیصلہ فرماتے ہیں۔ فذکرَ الصَّلوٰۃَ علی النبیّ صلی اللہ علیہِ وسلم فِی الصلوٰۃ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ پر نمازوں میں درود پڑھنے کا ذکر اس حدیث میں فرمایا۔ یہی حدیث سنن کبریٰ بیہقی جلد ۲ ص ۱۴۶ - ۱۴۷ اور جوہر نقی رح ص ۱۴۶ پر بھی ہے۔ بلکہ علامہ بیہقی نے اس کی سند ذکر کرتے ہوئے یہ لفظ بھی لکھے۔

عن ابن اسحاق قال حدَّثنی محمّد بن ابراھیم اذا المرءُ المسلم صلّی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰتہٖ

۔ علامہ بیہقی فرماتے ہیں کہ ابنِ اسحاق نے فرمایا کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی جبکہ آدمی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی نماز میں درود شریف پڑھے

حدیث کی تحقیق: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ص ۱۴۷ پر اس حدیث کے اختتام پر لکھا قال ابو عبد اللہ ھٰذا حدیث صحیح یعنی ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

امام بیہقی کا فیصلہ اسی حدیث کے آخر میں فرماتے ہیں بذکر الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ یعنی یہ حدیث حضورؐ پر نمازوں میں درود پڑھنے کے متعلق ہے بلکہ اسی صفحہ پر یعنی ص ۱۴۶ ہی امام بیہقی حضرت کعب بن عجرۃ سے حدیث ذکر کی۔ یعنی بخاری، مسلم، مشکوٰۃ والی حدیث کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے سلام عرض کرنا تو جان لیا۔ پس آپؐ پر صلوٰۃ کیسے بھیجیں تو جواب

میں آپ نے درود ابراہیمی فرمایا ۔ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد بیہقی فرماتے ہیں ۔ امّا قولہٗ فی الحدیث قد علمنا کیف نسلم اشارۃ الی السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی التشھد فقولہٗ فکیف نصلی علیک ایضاً یکون المراد بہٖ فی القعود للتشھد ۔ یعنی صحابی رضی اللہ عنہ کا حدیث میں فرمان کہ بیشک ہم نے جان لیا کہ ہم کیسے سلام پڑھیں یہ اشارہ ہے ۔ قعود یعنی التحیات میں سلام پڑھنے کی طرف تو صحابی رضی اللہ عنہ کا فرمان پس ہم آپ کیسے صلواۃ پڑھیں بھی نماز ہی میں پڑھنے کی طرف اشارہ ہوگا ۔ بلکہ اسی صفحہ پر حدیث ۴۷ جو کہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ہے ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں وَفِی ھٰذا ایضاً اشارۃ الی ما اشار الیہ حدیث کعب بن عجرۃ یعنی اس حدیث میں بھی وہی اشارہ ہے جو پہلی حدیث حضرت کعب والی میں تھا ۔ دیعنی یہ درود ابراہیمی کا بالخصوص فرمان صرف نماز میں ہے ۔

صاحبِ انصاف کے لئے تو اس کے بعد کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا کہ درود ابراہیمی کی فضیلت صرف نماز میں ہے نہ کہ عام ۔ لیکن مزید تسلی کے لئے آخر میں آپ حضرات کی جان سے پیاری کتاب تبلیغی نصاب کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں ۔

ہ شاید کہ تیرے دِل میں اتر جائے میری بات ۔ تبلیغی نصاب صا۲۱ پر لکھا ہے اور حنیفہ کے نزدیک نماز میں اس کا پڑھنا اولی ہے ۔ اور آلِ پاک کا ذکر بھی ہونا ضروری ہے

دلیل ۱ : الصلوٰۃ والسلام ترجمہ جلاء الافہام ابن قیم جوزی رحمۃ اللہ ص۲۲ پر فرمایا ۔ کیونکہ درود میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آل دونوں کا درود میں ذکر کیا جائے ۔ (انتہی کلام)

دلیل ۲ : جس حدیث کی طرف ابنِ جوزی نے اشارہ کیا اس کو الھامیہ شرح ھدایتہ النحو ص۱۱ پر ان الفاظ سے ذکر کیا ۔ من ذکرنی ولم یذکر آلی فقد جفانی یعنی جس نے میرا ذکر کیا ۔ مگر میری آل کا نہ کیا تو اس نے مجھ پر ظلم کیا بلکہ درودِ ابراہیمی وغیرہ میں بھی آل کا ذکر ہے ۔ جیسے وَعلیٰ آل محمد کما صلیتَ ۔

انبیاءِ کرام علیہ السلام کا ذکر

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر تو تقریباً ہر دور میں ہے، رہا دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا، تو اس حدیث میں ذکر ہے جو اشرف علی صاحب نے نشر الطیب کے صفحہ ۲۰۲ اکیسویں نمبر ذکر کی، اس کے آخر میں ہے۔ وصل علیٰ جمیع اخوانہٖ مِنَ النبیین والصالحین۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا ذکر

۱۔ اس حدیث کے آخر میں جب الصالحین میں تمام لوگ مذکور ہیں تو صحابہ کا ذکر بطریقِ اولیٰ بہتر۔

۲۔ نشر الطیب کے صفحہ ۱۹۹ حدیث نمبر۲ کے الفاظ ہیں۔ وصلِ علی المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات تو صحابہ کا ذکر یقیناً جائز بلکہ بہتر ہے۔

۳۔ امام حسن بصریؒ سے شفاء السقام کے ۲۴۹ پر نقل کیا۔ اللھم صل علیٰ محمدٍ وَّ علیٰ آلہٖ واصحابہٖ واولادہٖ وَاھل بیتہٖ وَاتباعہٖ واشیاعہٖ وعلینا معھم اجمعین یاارحم الرّٰحمین

الحمد للہ اہلِ سنت والجماعت درود شریف میں جن جن چیزوں کا ذکر کرتے ہیں، تمام کی تمام دلائل سے ثابت ہوئیں۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی لفظ خاص نہیں، اور یہ بھی کہ ابراہیمی کی پابندی صرف نماز میں ہے اکثر دفعہ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ آخر تک سپیکری درود ہے یعنی جب سے سپیکر آئے یہ درود ایجاد ہوا۔ اور بعض منچلے تو اس کو فیصل آبادی درود بھی کہہ دیتے ہیں۔ لھذا راقم ضروری سمجھتا ہے کہ ذرا تفصیل سے عرض کر دوں کہ اس درود کو کس کس نے جائز کہا۔ اور کس کس نے پڑھا، تاکہ کہنے والوں کی بات کی حقیقت واضح ہو جائے۔ تو پہلے پڑھنے والوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور بعض میں مجوزین کا ذکر ہوگا۔

۱۔ درِ منثور جلد ۴ ص ۱۳۹ ابن کثیر پ ۵ ، ۱ صفحہ ۶ ۔ حجۃ اللہ علی العالمین ص ۳۴۷ بحوالہ ابنِ جریر ابنِ مردودیہ ، بیہقی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے معراج کی رات کچھ لوگوں سے ملاقات کی تو انھوں نے فرمایا ، السّلامُ علیک یا اوّلُ السلام علیک یا آخرُ السلام علیک یا حاشر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سوال فرمایا ، تو جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا ۔ یہ حضرت ابراہیمؑ ، موسیٰؑ اور عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام تھے مانا کہ مکمل الصلوٰۃ والسلام آخر تک کا ذکر تو نہیں ۔ مگر لفظ سلام ، لفظ یا اور علیک کا ذکر تو انبیاء کرام کی زبانی ہو گیا ، اور لفظ یا اور علیک ہی زیادہ باعثِ نزاع ہیں ۔

فائدہ : اکثر لوگ کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کو بھی حرام کہتے ہیں ۔ حالانکہ یہاں حضرت ابراہیمؑ ، حضرت موسیٰؑ ، حضرت عیسیٰؑ بھی کھڑے ہو کر ہی سلام عرض کر رہے ہیں

۲۔ اورادِ فتحیہ جس کے متعلق شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ الانتباہ فی سلاسل اولیاء ، مترجم کے ص ۱۴۳ پر فرماتے ہیں کہ چودہ ۱۴۰۰ صد اولیاء کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور اسی صفحہ پر فرمایا ۔ سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب میں بارہویں دفعہ بیت اللہ شریف کی زیارت کو گیا ، مسجدِ اقصیٰ میں پہنچا تو آقاء دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ مجھ درویش کی طرف تشریف لا رہے ہیں میں فوراً کھڑا ہو گیا ، اور آگے بڑھ کر سلام عرض کیا ، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی آستین مبارک سے ایک جزء نکالا اور فرمایا ۔ کہ یہ فتحیہ پکڑ ۔ جب میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ مبارک سے پکڑ کر دیکھا تو یہی وظائف تھے ۔

ذرا انصاف سے غور فرمائیں کہ جو کلام چودہ ۱۴۰۰ سو اولیاء کے کلام کا خلاصہ ہو ، اور پھر اس کو بارگاہِ رسالت سے قبولیت کا شرف بھی حاصل ہو جائے تو اس کلام کا کیا مقام ہو گا ، شاہ صاحب تو فرماتے ہیں ، کہ چودہ ۱۴۰۰ سو ولیوں کی ولایت سے حصہ پائے گا ۔ انتباہ ص ۱۴۲

اور اس روایت کی صداقت میں بھی کیا شک کہ جس کا راوی شاہ ولی اللہ جیسا محدث بلکہ اہلِ دیوبند کے نزدیک تیرہویں صدی کا مجدد ہو۔ اب دیکھیں اور جی بھر کر دیکھیں، انہی مقبول وظائف کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں،

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبیّ اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا صفیّ اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خیر خلق اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا من اختارہُ اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا من ارسلہ اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا من زینہ اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا من شرّفہ اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا من کرّمہُ اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا من عظمہ اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیّد المرسلین

الصلوٰۃ والسلام علیک یا امام المتقین

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خاتم النبیین

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول رب العٰلمین

تفسیر روح البیان جلد ۲ صفحہ ص ۲۳۵ اس درود شریف کو مختلف صیغوں سے لکھ کر فرمایا، کہ یہ درود شریف علماء میں بہت مشہور ہے اور اس کے بہت خواص اور فائدے ہیں۔ بلکہ مسجد نبوی شریف میں باب صدیق اکبرؓ سے شمال کی طرف ایک

بہت بڑے فریم شدہ کتبہ پر لکھا ہے۔ الصلوٰۃ والسلام علیك یا من کرمہ اللہ اور ایک اور پر الصلوٰۃ والسلام علیك یا من عزہ اللہ ۔ اور حضورؐ کے قدموں کی طرف ایک پر الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ ، دوسرے پر الصلوٰۃ والسلام علیك یا حبیب اللہ ایک پر الصلوٰۃ والسلام علیك یا رحمۃ اللعٰلمین ایک پر الصلوٰۃ والسلام علیكَ یا مَن شرّفَہُ اللہ اور ایک پر الصلوٰۃ والسلام علیك یا من رفعہُ اللہ لکھا ہے۔

خدارا انصاف فرمائیں کہ یہ درود سپیکری ہے یا بارگاہِ رسالت کا حضوری۔ یہ فیصل آبادی ہے یا چودہ سو صد ولیوں کی ولایت کی جان ، بریلوی ساخت ہے یا خاندان ولی اللہی کا وظیفہ اور حرزِ جاں ہے۔ اور لائلپوری ہے یا مدنی ، کیا یہ شرک و کفر ہے یا روحِ ایمان ، علماء کے نزدیک منع ہے یا ان کی زبانوں پر جاری و رواں۔

آخر میں چند ایک حوالہ جات اس کے درود شریف ہونے اور جائز ہونے کے بارے میں عرض کیے دیتا ہوں۔

۱۔ تبلیغی نصاب ، فضائل درود شریف

تبلیغی جماعت کی مستند ترین کتاب میں مولوی محمد ذکریا صاحب لکھتے ہیں "اس لئے بندہ کے خیال میں اگرچہ ہر جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے السلام علیک یا رسول اللہ ، السلام علیک یا نبی اللہ اسی طرح آخر تک لفظ السلام کے ساتھ الصّلوٰۃ کا لفظ بھی بڑھا دیا جائے تو زیادہ اچھا ہے"۔ خود سوچیں کہ جب مدینہ طیبہ میں قبرِ انور کے پاس ایک چیز جائز ہے تو اور جگہ کیوں منع ، بالخصوص جب کہ مانعین کے نزدیک نہ وہاں سے سنتے ہیں اور نہ یہاں سے۔

۲۔ شہاب ثاقب : ص۶۵ پر حسین احمد مدنی لکھتے ہیں ، چنانچہ

وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا ہے کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو منع کرتے ہیں اور اہلِ حرمین شریفین پر سخت نفرین اس ندا اور خطاب پر

کرتے ہیں، اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں، اور کلماتِ ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس بزرگانِ دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب وندا کیوں نہ ہو مستحب و مستحسن جانتے اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں یہ ہیں جناب دیوبندی مکتبہ فکر کے مقتدر عالم جناب حسین احمد مدنی۔ آگے ملاحظہ فرمائیں

۲۔ **فیوضاتِ قاسمیہ** ص۴۸ پر بانی دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ بہت مختصر درود شریف ہے۔

۳۔ دورِ حاضر کے ایک مشہور دیوبندی عالم ابوزاہد سرفراز صاحب گکھڑوی درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ طبع دوم نقوش پریس لاہور کے صفحہ ۷۵ پر لکھتے ہیں۔

میں اور میرے تمام اکابر **الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ** کو بطورِ درود شریف پڑھنے کے جواز کے قائل ہیں۔ کیونکہ یہ بھی فی الجملہ اور مختصر طریقہ سے درود شریف کے الفاظ ہیں۔

آگے ان دونوں حضرات نے حاضر و ناظر سمجھ کر پڑھنے پر کلام کیا، اور کفر کہا چلو یہ ایک علیحدہ اختلاف رہا، الصلوٰۃ والسلام کا درود ہونا تو ثابت ہوگیا دیکھیں امداد المشتاق، مقالاتِ شریفہ حصہ دوم ص۵۹ پر حاجی امداد اللہ مہاجر، مکی کا ارشاد ۶۵ ذکر کرتے ہوئے اشرف علی صاحب نے فرمایا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ بصیغہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں، یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے۔ لہ الخلق والامر۔ عالم امر مقید بجہت وطرف وقرب وبعد نہیں، پس اس کے جواز میں شک نہیں اس پر مولانا اشرف علی صاحب حاشیہ لکھتے ہیں۔

اقول یعنی جس کو اتصال معنوی مع الکشف نصیب ہو وہ اس قرب کے مکشوف ہونے پر بلاواسطہ خطاب کر سکتا ہے، ورنہ یوں سمجھ لے کہ ملائکہ

پہنچادیں گے۔ البتہ اگر اس خطاب سے عوام میں مفسدہ ہو تو اس کا اظہار ممنوع ہوگا۔

لیجیئے جناب مولوی اشرف علی صاحب نے تو صاحبانِ کشف کے لیئے حاضر سمجھ کر خطاب بھی جائز کہا ہے صرف اتنا کہا کہ عوام میں خرابی پیدا ہو۔ یعنی وہ نہ سمجھیں کہ فرشتے پہنچاتے ہیں یا اللہ تعالیٰ خود مطلع فرمادیتا ہے تو پھر اس کا اظہار منع ہے۔

ان عبارات سے مندرجہ ذیل امور واضح ہوئے۔ ۱۔ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرنا وہابیوں کا کام ہے ۲۔ تمام دیوبندی اس کو جائز سمجھتے اور پڑھتے تھے ۳۔ سب کے نزدیک یہ درود شریف ہے۔ ۴۔ اہل کشف حاضر و ناظر سمجھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ ۵۔ عوام کیلئے حاضر و ناظر سمجھ کر پڑھنا دیوبندیوں کے نزدیک منع ہے لیکن ان سب کے پیر کا فیصلہ آرہا ہے۔

آخر میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا فیصلہ سنیں۔ شاید کہ توفیقِ حق نصیب ہو۔

حاجی صاحب فیصلہ ہفت میں فرماتے ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مخاطب کو سنانا مقصود ہو۔ تو اگر پکارنے والا باطنی صفائی سے اس ہستی کا روحانی مشاہدہ کر رہا ہے جس کو پکار رہا ہے تو بھی جائز ہے۔ اور اگر مشاہدہ نہیں کر رہا۔ لیکن سمجھتا ہے کہ فلاں ذریعہ سے اس کو خبر پہنچ جائے گی اور وہ ذریعہ دلیل سے ثابت ہو تو بھی جائز ہے۔ مثلاً یہ بات حدیث سے ثابت ہے کہ ملائکہ درود شریف کو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ اگر اس اعتقاد سے کوئی۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہے تو مضائقہ نہیں۔

سنو! کہ ہم اہلسنت والجماعت عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو درود فرشتے بھی پیش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ حضور کی توجہ پھیرتا ہے اور حضور خود جواب فرماتے ہیں۔ اور یہ دونوں باتیں حدیث سے ثابت ہیں۔ اوّل کو تو خود حاجی صاحب نے ذکر کیا۔ اور اس میں اختلاف بھی نہیں۔

رہی دوسری صورت تو وہ بھی حدیث سے ثابت ہے۔ دیکھیں مشکوٰۃ ص ۸۶

ابوداؤد جلد ۱ جلا الافہام ص۲۳ بیہقی شریف مسند احمد پر فرمایا،

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمٍ یسلم علیّ الا ردّ اللہ علیّ روحی حتیٰ ارد علیہ السلام۔

فرمایا کوئی بھی مسلمان جب مجھ پر سلام پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو متوجہ کر دیتا ہے تو میں خود جواب دیتا ہوں۔ تو ہمارا پڑھنا بزبانِ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کلی طور پر جائز ہوا۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

المرتب:

ابوالفضل اللہ دتہ غبار راہ سیالوی

بھابڑہ ضلع سرگودھا

رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ ۱۱½ بجے شب

صدر دروازہ جامعہ شمسیہ رضویہ (رجسٹرڈ) بھابڑہ شریف

جامعہ کے چھت، لان، اور کمروں کا ایک منظر

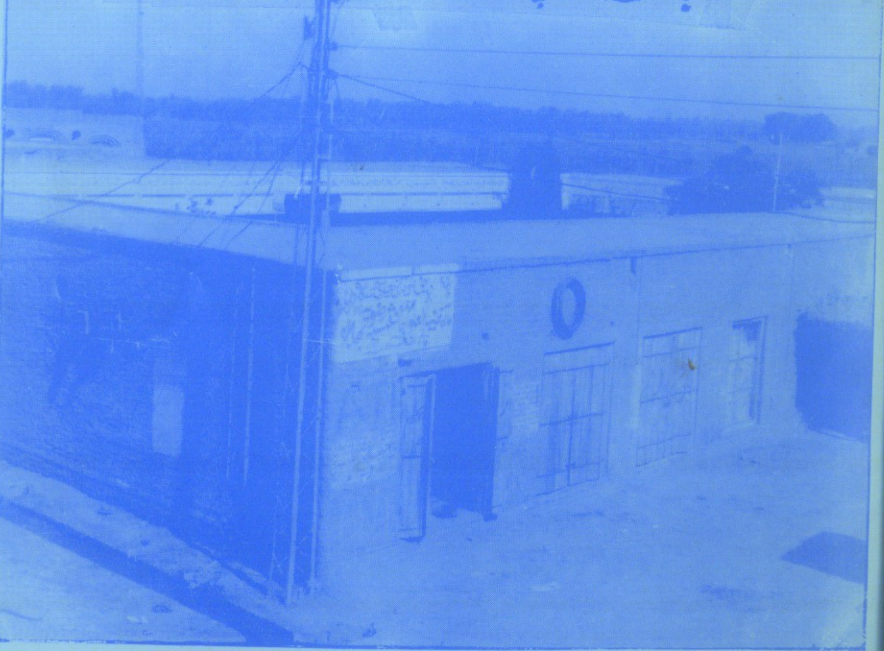

جامع مسجد جامعہ شمسیہ رضویہ (رجسٹرڈ) بھابڑہ شریف

جامعہ شمسیہ رضویہ کا ایک اندرونی منظر